

سپریم کورٹ رپورٹس۔ [2003]۔ ایس۔ یو۔ پی۔ پی۔ 2۔ ایس۔ سی۔ آر

اسٹیٹ آف ایم۔ پی۔ بنام کیڈیا لیڈر اینڈ لیکور لمیٹڈ اور دیگران

19 اگست 2003

[ڈوریسوامی راجا اور راجیت پاسیات، جسٹسز]

ماحولیاتی قانون:

پانی (آلودگی کی روک تھام اور کنٹرول) ایکٹ، 1974 / ہوا (آلودگی کی روک تھام اور کنٹرول) ایکٹ، 1981 / ضابطہ فوجداری، 1973 - دفعہ 133:

دفعہ 133 ضابطہ فوجداری - عوامی پریشانی - دفعہ 133 کے تحت قانون کی دفعات واٹر ایکٹ اور ایئر ایکٹ کے تحت - اس کا اثر - قانون کی دفعات کو مضمرات سے منسوخ کرنا - کا دائرہ کار - منعقد: آلودگی ایکٹ کے مقاصد، مقاصد اور عمل کا علاقہ اور فوجداری P.C کے تحت قانون کی دفعات مختلف ہیں - پریشانی کو دور کریں لیکن ایک جیسی نوعیت کی نہیں - ان کے بقائے باہمی میں کوئی رکاوٹ نہیں - مضمر منسوخی کا نظریہ متوجہ نہیں کیا گیا - خلاف ورزی کے عدم وجود سے متعلق مسئلہ کو دفعہ 13 کے تحت ایکٹ 13 کے تحت مناسب ہونا چاہئے - آئین کی تشریح -

نظریات:

مضمر منسوخی کا نظریہ - کا اطلاق

الفاظ اور جملے:

'پریشانی' - دفعہ 133 ضابطہ فوجداری پانی (آلودگی کی روک تھام اور کنٹرول) ایکٹ اور ہوا (آلودگی کی روک تھام اور کنٹرول) ایکٹ کے تناظر میں معنی۔

سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے مدعا علیہان کی صنعتوں کے خلاف آلودگی پیدا کرنے اور اس سے عوامی پریشانی پیدا کرنے کے لیے دفعہ 133 ضابطہ فوجداری کے تحت کارروائی شروع کی اور انہیں اپنی صنعتی اکائیوں کو بند کرنے کی ہدایت کی۔ ناراض، مدعا علیہان نے عدالت عالیہ کا رخ کیا۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ واٹر (روک تھام اور کنٹرول) ایکٹ اور ایئر (روک تھام اور کنٹرول) ایکٹ متعارف کرانے کے بعد، دفعہ 133 فوجداری پی سی کو منسوخ کر دیا گیا تھا۔ لہذا ریاست کی طرف سے موجودہ اپیلیں۔

جزوی طور پر اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے۔

منعقد: 1.1۔ ضابطہ فوجداری 133 کے پیچھے مقصد اور مقصد بنیادی طور پر عوامی پریشانی کو روکنا ہے اور اس میں اس معنی میں فوری احساس شامل ہے کہ اگر مجسٹریٹ فوری طور پر سہارا لینے میں ناکام رہا تو عوام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا جائے گا۔ ایک اہم عنصر جس پر توجہ دی جانی چاہیے وہ یہ ہے کہ جس شخص کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے وہ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 133 کے معنی میں ملزم نہیں ہے اور کارروائی جرائم کے سلسلے میں کارروائی نہیں ہے۔ واٹر ایکٹ اور ایئر ایکٹ خاص طور پر خصوصی قوانین ہیں۔ یہ دونوں قوانین آلودگی کی روک تھام اور کنٹرول سے متعلق ہیں اور قانونی شقیں خلاف ورزی کی صورت میں تعزیری نتائج بھی فراہم کرتے ہیں۔ [E، C-732، F]

وسنت مانگا نکمب اور دیگران بنام بابوراؤ بھیکنا نائیڈو (متونی) قانونی نمائندوں کے ذریعہ و دیگر [1995] ضمیمہ 4 ایس سی سی 54، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

ہالسبری کے انگلینڈ کے قوانین کا حوالہ دیا گیا ہے۔

1.2۔ منسوخی کے خلاف یہ مفروضہ ہے کہ اس اصول کی وجہ اس نظریہ پر مبنی ہے کہ قانون ساز کو کسی قانون کو

نافذ کرتے وقت اسی موضوع پر موجودہ قوانین کا مکمل علم ہوتا ہے، اور اس لیے، جب وہ منسوخی کی شق تو ضیح نہیں کرتا ہے، تو ارادہ واضح ہوتا ہے کہ موجودہ قانون سازی کو منسوخ نہیں کیا جائے گا۔ جب نئے ایکٹ میں ایک منسوخی کا دفعہ ہوتا ہے جس میں ان قوانین کا ذکر ہوتا ہے جنہیں یہ واضح طور پر منسوخ کرتا ہے، تو دوسرے قوانین کی مضمّن منسوخی کے خلاف مفروضہ ایکسپریسیو یونیوس (پرسن ویل ری) ایسٹ ایکسکلیوزو الٹیریس کے اصول پر مزید مضبوط ہوتا ہے۔ (ایک شخص یا چیز کا واضح ارادہ دوسرے کو خارج کرنا ہے)۔ موجودہ قانون سازی کا تسلسل، مضمّنات کے ذریعے منسوخی کے ایک واضح التزام کی عدم موجودگی میں، اس بات پر زور دینے والی پارٹی پر منحصر ہے۔ تاہم، اس مفروضے کی تردید کی جاتی ہے اور منسوخی کا اندازہ ضروری مضمّنات سے لگایا جاتا ہے جب بعد کے ایکٹ شقیں پچھلے ایکٹ شقیں سے اتنی متضاد یا ناگوار ہوتی ہیں اور یہ کہ دونوں ایک ساتھ کھڑے نہیں ہو سکتے۔ لیکن، اگر دونوں کو ایک ساتھ پڑھا جاسکتا ہے اور پہلے کے ایکٹ کے الفاظ کا کچھ اطلاق کیا جاسکتا ہے، تو منسوخی کا اندازہ نہیں لگایا جائے گا۔ [733-سی-ای]

میونسپل، پٹی کے بذریعے کمشنر میونسپل، پٹی بنام آئی جے جوزف، اے آئی آر (1963) ایس سی 1561؛ ناردرن انڈیا کیٹرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ اور دیگر بنام ریاست پنجاب اور دیگر اے آئی آر (1967) ایس سی 1581؛ میونسپل کارپوریشن آف دہلی بنام شیونشکر، [1971] 1 ایس سی سی 442؛ رتن لال اڈوکیا اور ایک اور بنام یونین آف انڈیا، اے آئی آر (1990) ایس سی 104 اور آریس رگھوناتھ بنام ریاست کرناٹک اور دیگر اے آئی آر (1992) ایس سی 81، کا حوالہ دیا گیا۔

گارنٹ بنام بریڈلی، (1878) 944 AC 3 (HL) اور اے۔ جی مور (1878) 3 ایکسٹریکٹ D 276، جس کا حوالہ دیا گیا ہے۔

1.3۔ مضمّن منسوخی کا نظریہ اس نظریے پر مبنی ہے کہ مقننہ، جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ موجودہ قانون کو جانتی ہے، متضاد دفعات کو برقرار رکھتے ہوئے کوئی الجھن پیدا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی اور اس لیے جب عدالت اس نظریے کو لاگو کرتی ہے تو یہ دونوں قوانین کے دائرہ کار اور مقصد کا جائزہ لے کر اور ان کی شقیں موازنہ سے مقننہ کے ارادے کو اثر انداز کرنے سے زائد کچھ نہیں کرتی۔ ہر معاملے میں معاملہ دونوں قوانین کی تعمیر اور موازنہ کا ہے۔ عدالت منسوخی کا اشارہ کرنے کے خلاف جھکی ہوئی ہے۔ [734-بی، سی]

پنڈت رشی کیش اور ایک اور بنام سلما بیگم (محترمہ)، [1995] 4 ایس سی سی 718 اور شری اے بی کرشنا اور دیگران بنام ریاست کرناٹک اور دیگران جے ٹی (1998) 1 ایس سی 613، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

قانون، ساتواں ایڈیشن، صفحہ 366، ری کے حوالے سے: پیری (1936) باب 274 بذریعہ کریز، حوالہ دیا گیا۔

1.4۔ اس بات کا تعین کرنے کے لیے کہ آیا بعد کا قانون مضمرات کے ذریعے منسوخ کرتا ہے یا نہیں، شرائط کی جانچ پڑتال کرنا اور سابقہ ایکٹ کے صحیح معنی اور اثر پر غور کرنا ضروری ہے۔ جب تک ایسا نہیں کیا جاتا، اس بات کا پتہ لگانا ممکن ہے کہ آیا دونوں قوانین کے درمیان کوئی تضاد موجود ہے یا نہیں۔ ضابطے میں عمل کا شعبہ اور زیر بحث آلودگی کے قوانین بالکل مختلف مقاصد اور مقاصد کے ساتھ مختلف ہیں؛ اور اگرچہ وہ پریشانی کو دور کرتے ہیں، لیکن یہ ایک جیسی نوعیت کا نہیں ہے۔ وہ اپنے اپنے شعبوں میں کام کرتے ہیں اور ان کے بقائے باہمی میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ [E، D-734]

2.1۔ ضابطے کی دفعہ 133 شقیں حفاظتی اقدامات کی نوعیت کی ہیں، جو دونوں قوانین میں موجود دفعات ہیں۔ پانی (آلودگی کی روک تھام اور کنٹرول) ایکٹ اور ہوا (آلودگی کی روک تھام اور کنٹرول) ایکٹ نہ صرف شفا بخش ہیں بلکہ روک تھام اور سزا بھی ہیں۔ شقیں باہمی طور پر خصوصی دکھائی دیتی ہیں اور ایک کے دوسرے کی جگہ لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ عدالت عالیہ کا یہ فیصلہ جائز نہیں تھا کہ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 133 کی کوئی مضمر منسوخی تھی۔ [734-ای، ایف]

2.2۔ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 133 اور دونوں قوانین کے درمیان خلاف ورزی کے وجود/عدم وجود سے متعلق سوال کو مناسب فورم کے ذریعے نمٹا جانا چاہیے اور یہ عدالت اس سلسلے میں کوئی رائے ظاہر نہیں کرتی۔ [734-جی، ایچ]

فوجداری اپیل کا عدالتی دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 1996 کا 151-158۔

فوجداری آر نمبر کے 117/90، 156، 157، 181، 183، 193، 178/91 اور 1991 کے متفرقات فوجداری کیس نمبر 553 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے مورخہ 1991 کے فیصلے اور حکم سے۔

محترمہ و بھادت ماکھیا کے لیے سائیکس کمار، اپیل کنندہ کے لیے ایس کے اگنیہو تری اور روہت کے سنگھ۔

وجے پنچوانی مرکزی آلودگی کنٹرول بورڈ کے لیے۔

جواب دہندگان کے لیے ایس کے گمبھیر، کے کے موہن، انیل شرما اور اونیش سنہا۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا۔

ارجیت پاسیات، جسٹس۔ نے مدھیہ پردیش کی عدالت عالیہ، اندور میں جبل پور پنچ کے ذریعے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ واٹر (آلودگی کی روک تھام اور کنٹرول) ایکٹ، 1974 (جسے اس کے بعد 'واٹر ایکٹ' کہا گیا ہے) اور ایئر (آلودگی کی روک تھام اور کنٹرول) ایکٹ، 1981 (جسے اس کے بعد 'ایئر ایکٹ' کہا گیا ہے) کے متعارف ہونے کے بعد، ان ایپلوں میں ضابطہ فوجداری، 1973 (مختصر طور پر 'کوڈ') کی دفعہ 133 منسوخ پر سوال اٹھایا گیا ہے۔

حقیقت پسندانہ پس منظر کو مختصر طور پر نوٹ کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ اس میں قدیم نوعیت کے قانونی مسائل شامل ہیں۔ متعلقہ علاقے کے سب ڈویژنل مجسٹریٹ (جسے اس کے بعد 'ایس ڈی ایم' کہا گیا ہے) نے ضابطہ اخلاق کی دفعہ 133 کے مطابق احکامات جاری کیے جس میں صنعتی اکائیوں کے مالک جواب دہندگان کو اس الزام پر اپنی صنعتیں بند کرنے کی ہدایت کی گئی کہ ان کی متعلقہ فیکٹریوں سے خارج ہونے والے فضلے سے سنگین آلودگی پیدا ہوئی اور اس طرح عوامی پریشانی پیدا ہوئی۔ ابتدائی مسائل اور ایس ڈی ایم کی طرف سے شروع کی گئی کارروائی پر جواب دہندگان نے کوڈ کی دفعہ 397 کے تحت عدالت عالیہ کے سامنے سوال اٹھایا تھا۔

عدالت عالیہ کے سامنے ان کے دلائل کا بنیادی نکتہ یہ تھا کہ واٹر ایکٹ اور ایئر ایکٹ وضع قانون سے

ضابطہ اخلاق کی دفعہ 133 کو منسوخ کیا گیا تھا۔

ایس ڈی ایم نے اس عرضی کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ واٹر ایکٹ اور ایئر ایکٹ شقیں مختلف شعبوں میں کام کرتی ہیں، اور اس لیے ضابطہ اخلاق کی دفعہ 133 کے ختم ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ عدالت عالیہ نے واٹر ایکٹ اور ایئر ایکٹ کی مختلف شقیں حوالہ دیا اور ان کے عمل کے دائرہ کار کا موازنہ کوڈ کے دفعہ 133 سے کیا۔

عدالت عالیہ کا خیال تھا کہ پانی اور فضائی قوانین شقیں بنیادی طور پر ضابطہ اخلاق کی دفعہ 133 کے تحت تفویض کردہ اختیارات کی وضاحت اور توسیع ہیں۔ پانی اور فضائی آلودگی کو عوام کی صحت یا جسمانی سکون کے لیے پریشانی یا تجارت کے انعقاد یا پیشے کی چوٹیں قرار دیا جاتا تھا۔ چونکہ وہ خاص قسم کی پریشانیوں سے نمٹتے ہیں، اس لیے انہوں نے ضابطہ اخلاق کی دفعہ 133 کے نفاذ کو مسترد کر دیا۔ یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ دو متوازی شقیں وجود اور کام کرنے کے نتیجے میں نہ صرف تکلیف ہوگی بلکہ مضحکہ خیز نتائج بھی ہوں گے۔ حتمی طور پر یہ قرار دیا گیا کہ پانی اور فضائی قوانین شقیں کوڈ کے دفعہ 133 شقیں کو مضر طور پر منسوخ کرتی ہیں، جہاں تک صنعتوں یا دونوں قوانین کے تحت آنے والے افراد کے ذریعہ ہوا اور پانی کی آلودگی سے عوامی پریشانی کے الزامات کا تعلق ہے۔ نتیجے کے طور پر، یہ قرار دیا گیا کہ ایس ڈی ایم کو ضابطہ اخلاق کی دفعہ 133 کے تحت کام کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔

اپیل کنندہ ریاست کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ عدالت عالیہ کی طرف سے ظاہر کردہ نظریہ قانونی طور پر قابل قبول نہیں ہے۔ تینوں قوانین مختلف شعبوں میں کام کرتے ہیں اور اگرچہ کچھ حد سے زیادہ حد سے زیادہ ہو سکتے ہیں، وہ ایک ساتھ موجود ہو سکتے ہیں۔ کسی قانونی توضیح عدالت کی طرف سے مضر طور پر منسوخ نہیں کیا جا سکتا۔ جواب دہندگان کی اکائیوں کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ اس عدالت کے پاس 2.1.2001 پر عبوری احکامات جاری کرنے کا موقع تھا۔ مدھیہ پردیش آلودگی کنٹرول بورڈ (مختصر طور پر 'بورڈ') کے کام کرنے کے طریقے کو مستثنیٰ قرار دیا گیا اور مجرم اہلکاروں کے خلاف ضروری کارروائی کرنے کی ہدایات دی گئیں۔ کارروائی شروع کی گئی اور تشکیل نو شدہ بورڈ کے عہدیداروں کی طرف سے دائر کی گئی رپورٹوں کی بنیاد پر فیکٹریوں کا کام بند کر دیا گیا تھا۔ کارروائی کی قانونی حیثیت اور اس میں منظور کردہ احکامات پر سوال اٹھائے گئے ہیں اور بورڈ کو فیکٹریوں کو فعال بنانے کے لیے ضروری اجازت دینے کے لیے منتقل کیا گیا ہے۔ اس پس منظر میں یہ پیش کیا جاتا ہے کہ اٹھائے گئے مسائل واقعی علمی ہو گئے ہیں۔ اگرچہ، اپیل کنندہ ریاست اور بورڈ کے ماہر وکیل نے اس موقف کو حقیقت پسندانہ

طور پر درست تسلیم کیا، لیکن یہ پیش کیا جاتا ہے کہ فیصلے کے اثرات پر غور کرتے ہوئے جس کے دور رس نتائج ہوں گے، قانونی مسائل کا فیصلہ کیا جاسکتا ہے اور جہاں تک فیکٹریوں کے کام کرنے یا بند کرنے کے پہلو کا تعلق ہے، مناسب ہدایات دی جانی چاہئیں۔

ضابطے کا دفعہ 133 ضابطے کے باب X میں ظاہر ہوتا ہے جو عوامی نظم و ضبط اور سکون کو برقرار رکھنے سے متعلق ہے۔ یہ سرخی 'عوامی پریشانی' کا ایک حصہ ہے۔ قانون میں استعمال ہونے والی 'پریشانی' کی اصطلاح قطعی تعریف کے قابل اصطلاح نہیں ہے اور انگلینڈ کے ہالسبری کے قوانین میں اس بات کی نشاندہی کی گئی ہے کہ "آج بھی اس بات پر مکمل اتفاق نہیں ہے کہ آیا کچھ اعمال یا غلطیوں کو پریشانی کے طور پر درجہ بند کیا جائے گا یا آیا وہ تشدد کے قانون کے دیگر حصوں میں نہیں آتے ہیں۔" وسنت مانگا نکمبا اور دیگران بنام بابوراؤ بھیکنا نائیڈو (متونی) بذریعہ قانونی نمائندے اور ایک اور [1995] ضمیمہ 4 ایس سی سی 54 میں یہ مشاہدہ کیا گیا کہ پریشانی ایک ایسی تکلیف ہے جو مادی طور پر انسانی وجود کے عام جسمانی سکون میں مداخلت کرتی ہے۔ یہ قطعی تعریف کرنے کے قابل نہیں ہے۔ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 133 کو لاگو کرنے کے لیے، جائیداد کے لیے فوری خطرہ اور اس کے نتیجے میں عوام کے لیے پریشانی ہونی چاہیے۔ پریشانی ایک ہم آہنگ عمل ہے جس کے نتیجے میں ممکنہ تباہی وغیرہ کی وجہ سے جان و مال کو خطرہ لاحق ہوتا ہے۔ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 133 کے پیچھے مقصد اور مقصد بنیادی طور پر عوامی پریشانی کو روکنا ہے اور اس میں اس معنی میں فوری احساس شامل ہے کہ اگر مجسٹریٹ فوری طور پر سہارا لینے میں ناکام رہا تو عوام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا جائے گا۔ یہ اس وقت پریشانی کی حالت پر لاگو ہوتا ہے جب آرڈر منظور کیا جاتا ہے اور اس کا مقصد مستقبل کے امکانات یا بعد میں کیا ہو سکتا ہے اس پر لاگو ہونا نہیں ہے۔ یہ تمام ممکنہ پریشانیوں سے نمٹتا نہیں ہے، اور دوسری طرف اس کا اطلاق اس وقت ہوتا ہے جب پریشانی موجود ہو۔ واضح رہے کہ بعض اوقات ضابطہ اخلاق کی دفعہ 133 اور دفعہ 144 کے درمیان الجھن پیدا ہوتی ہے۔ اگرچہ مؤخر الذکر زائد جزل توضیح لیکن سابقہ زائد مخصوص ہے۔ اگرچہ سابقہ کے تحت آرڈر مشروط ہے، لیکن مؤخر الذکر کے تحت آرڈر مطلق ہے۔ کارروائی مجرمانہ کارروائی سے زائد دیوانی کی نوعیت کی ہوتی ہے۔

ایک اہم عنصر جس پر توجہ دی جانی چاہیے وہ یہ ہے کہ جس شخص کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے وہ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 133 کے معنی میں ملزم نہیں ہے۔ وہ اپنی طرف سے ثبوت دے سکتا ہے اور حلف پر اس سے پوچھ گچھ کی جاسکتی ہے۔ کارروائیاں جرائم کے سلسلے میں کارروائی نہیں ہیں۔ واٹرا ایکٹ اور ایبرا ایکٹ خاص طور پر خصوصی قوانین ہیں۔

یہ دونوں قوانین آلودگی کی روک تھام اور کنٹرول سے متعلق ہیں اور قانونی شقیں خلاف ورزی کی صورت میں تعزیری نتائج بھی فراہم کرتے ہیں۔ ماحولیاتی، ماحولیاتی ہوا اور پانی کی آلودگی آئین بھارت، 1950 (مختصر طور پر 'آئین') کے آرٹیکل 21 کے ذریعہ یقین دہانی کرائی گئی زندگی کے حق کی خلاف ورزی ہے۔ حفظانِ صحت کا ماحول صحت مند زندگی کا ایک لازمی پہلو ہے۔ انسانی وقار کے ساتھ رہنے کا حق انسانی اور صحت مند ماحول کی عدم موجودگی میں فریب بن جاتا ہے۔

آبی قانون کا باب پنجم آبی آلودگی کی روک تھام اور کنٹرول سے متعلق ہے۔ اسی طرح، فضائی قانون کا چوتھا باب فضائی آلودگی کی روک تھام اور کنٹرول سے متعلق ہے۔ واٹر ایکٹ کی دفعات 30، 32 اور 33 ریاستی بورڈ کے بعض کاموں کو انجام دینے کے اختیار، بعض معاملات میں ہنگامی اقدامات اور بورڈ کے بالترتیب گرفتار شدہ آلودگی کو روکنے کے لیے عدالتوں میں درخواست دینے کے اختیار سے متعلق ہیں۔ ایئر ایکٹ کی دفعات 18، 20 اور 22-اے ہدایات دینے کے اختیارات، معیارات کو یقینی بنانے کے لیے ہدایات دینے کے اختیارات اور بورڈ کے اختیارات سے بالترتیب افراد کو فضائی آلودگی پیدا کرنے سے روکنے کے لیے عدالت میں درخواست دینے سے متعلق ہیں۔

ضابطہ اخلاق کی دفعہ 133 شقیں کو خارج ہونے والے پانی اور ہوا کے اخراج کی وجہ سے جنرل لوگوں کو درپیش مشکلات کو دور کرنے کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس حد تک، اپیل کنندہ کا تعلیم یافتہ وکیل اس کے جمع کرانے میں درست ہے۔

مضمرات کے ذریعے منسوخی کے خلاف مفروضہ ہے؛ اور اس اصول کی وجہ اس نظریہ پر مبنی ہے کہ مقننہ کو کسی قانون کو نافذ کرتے وقت اسی موضوع پر موجودہ قوانین کا مکمل علم ہوتا ہے، اور اس لیے، جب وہ منسوخی کی شق تو ضیع نہیں کرتا ہے، تو ارادہ واضح ہوتا ہے کہ موجودہ قانون سازی کو منسوخ نہیں کیا جائے گا۔ دیکھیں: میونسپل، پلٹی کے بذریعہ کمشنر میونسپل، پلٹی بنام ٹی جے جوزف، اے آئی آر (1963) ایس سی 1561، ناردرن بھارت کیٹرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ اور ایک اور بنام اسٹیٹ آف پنجاب اور ایک اور اے آئی آر (1967) ایس سی 1581، میونسپل کارپوریشن آف دہلی بنام شیو شنکر، [1971] 1 ایس سی 442 اور رتن لال اڈوکیا اور ایک اور بنام یونین آف بھارت، اے آئی آر (1990) ایس سی 104۔ جب نئے ایکٹ میں ایک منسوخی کا دفعہ ہوتا ہے جس میں

ان قوانین کا ذکر ہوتا ہے جنہیں یہ واضح طور پر منسوخ کرتا ہے، تو دوسرے قوانین کی مضمّن منسوخی کے خلاف مفروضہ ایکسپریسیو پونیوس (پرسن ویل ری) ایسٹ ایکسکلیوزو الٹیریس کے اصول پر مزید مضبوط ہوتا ہے۔ (ایک شخص یا چیز کا واضح ارادہ دوسرے کو خارج کرنا ہے)، جیسا کہ گارنٹ بنام بریڈلی، (1878) HL944AC3 میں واضح طور پر توضیح کیا گیا ہے۔ موجودہ قانون سازی کا تسلسل، مضمرات کے ذریعے منسوخی کے ایک واضح التزام کی عدم موجودگی میں، اس بات پر زور دینے والی پارٹی پر منحصر ہے۔ تاہم، اس مفروضے کی تردید کی جاتی ہے اور منسوخی کا اندازہ ضروری مضمرات سے لگایا جاتا ہے جب بعد کے ایکٹ شقیں پچھلے ایکٹ شقیں سے اتنی متضاد یا ناگوار ہوتی ہیں اور یہ کہ دونوں ایک ساتھ کھڑے نہیں ہو سکتے۔ لیکن، اگر دونوں کو ایک ساتھ پڑھا جاسکتا ہے اور پہلے کے ایکٹ کے الفاظ کا کچھ اطلاق کیا جاسکتا ہے، تو منسوخی کا اندازہ نہیں لگایا جائے گا۔ دیکھیں: اے جی بنام مور (1878) 3 خلاصہ ڈی 276، رتن لال کا مقدمہ (سوپرا) اور آرائیس رگھوناتھ بنام ریاست کرناٹک اور ایک اور اے آئی آر (1992) ایس سی 81۔

پوچھے جانے والے ضروری سوالات یہ ہیں:

(1) آیا دونوں شقیں درمیان براہ راست تضاد ہے۔

(2) کیا مقننہ سابقہ قانون کی جگہ موضوع کے سلسلے میں ایک مکمل ضابطہ ترتیب دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(3) چاہے دونوں قوانین ایک ہی میدان پر قابض ہوں۔

دیکھیں: پنڈت رشی کیش اور ایک اور بنام سلما بیگم (محترمہ)، [1995] 4 ایس سی سی 718 اور شری اے بی کرشنا اور دیگران بنام ریاست کرناٹک اور دیگران جے ٹی (1998) 1 ایس سی 613۔

مضمّن منسوخی کا نظریہ اس نظریے پر مبنی ہے کہ مقننہ، جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ موجودہ قانون کو جانتی ہے، متضاد دفعات کو برقرار رکھتے ہوئے کوئی الجھن پیدا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی اور اس لیے جب عدالت اس نظریے کو لاگو کرتی ہے تو یہ دونوں قوانین کے دائرہ کار اور مقصد کا جائزہ لے کر اور ان شقیں کا موازنہ کر کے مقننہ کے ارادے کو اثر انداز کرنے سے زائد کچھ نہیں کرتی۔ ہر معاملے میں معاملہ دونوں قوانین کی تعمیر اور

موازنہ میں سے ایک ہے۔ عدالت منسوخی کا اشارہ دینے کے خلاف جھکی ہوئی ہے، "جب تک کہ دو قوانین ایک دوسرے کے لیے اتنے واضح طور پر ناگوار نہ ہوں کہ ایک ہی وقت میں دونوں کو اثر نہیں دیا جاسکتا، منسوخی کا مطلب یہ نہیں ہوگا، یا یہ کہ دونوں قوانین میں ایک ساتھ کھڑے ہونے میں ضروری تضاد موجود ہے۔" (ری کے حوالے سے کریز آن اسٹیچوٹ لا، ساواں ایڈیشن، صفحہ 366 دیکھیں: پیری (1936) باب 274)۔ اس بات کا تعین کرنے کے لیے کہ آیا بعد کا قانون پہلے کے مضمرات کے ذریعے منسوخ ہوتا ہے، شرائط کی جانچ پڑتال کرنا اور پہلے کے ایکٹ کے صحیح معنی اور اثر پر غور کرنا ضروری ہے۔ جب تک ایسا نہیں کیا جاتا، اس بات کا پتہ لگانا ممکن ہے کہ آیا دونوں قوانین کے درمیان کوئی تضاد موجود ہے یا نہیں۔ ضابطے میں عمل کا شعبہ اور زیر بحث آلودگی کے قوانین بالکل مختلف مقاصد اور مقاصد کے ساتھ مختلف ہیں؛ اور اگرچہ وہ پریشانی کو دور کرتے ہیں، لیکن یہ ایک جیسی نوعیت کا نہیں ہے۔ وہ اپنے اپنے شعبوں میں کام کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ ان کے وجود میں کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔

اگرچہ جیسا کہ کوڈ کے دفعہ 133 شقیں اوپر بیان کی گئی ہیں، حفاظتی اقدامات کی نوعیت میں ہیں، دونوں قوانین میں موجود دفعات نہ صرف شفا بخش ہیں بلکہ روک تھام اور سزا بھی ہیں۔ شقیں باہمی طور پر خصوصی دکھائی دیتی ہیں اور ایک کے دوسرے کی جگہ لینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مؤقف سے بالاتر، عدالت عالیہ کا یہ مؤقف جائز نہیں تھا کہ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 133 کی کوئی مضمر منسوخی تھی۔ اپیلوں کو اوپر بیان کردہ حد تک اجازت دی جانی چاہیے، جس کی ہم ہدایت کرتے ہیں۔

تاہم، اگر درخواستیں بورڈ کے سامنے زیر التوا ہیں، تو بورڈ کے لیے مناسب ہوگا کہ وہ ان کے نمٹارے کے لیے ضروری اقدامات کرے۔ یہ سوال کہ آیا ضابطہ اخلاق کی دفعہ 133 کے تحت کوئی خلاف ورزی نہیں ہوئی یا دونوں قوانین ایک ایسا معاملہ ہے جس سے مناسب فورم کے ذریعے نمٹا جائے گا، اور ہم اس سلسلے میں کوئی رائے ظاہر نہیں کرتے۔

ایس۔ کے۔ ایس

اپیلوں کی جزوی طور پر منظوری دی جاتی ہے۔